السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب انسان مسافر ہو اور وہ نماز ظہر باجماعت ادا کرنا چاہے ایک مقیم شخص کو پائے جس نے نماز ظہر ادا کرلی ہو۔ تو کیا اس صورت میں وہ مقیم مسافر کے ساتھ نماز ادا کرسکتا ہے؟ اور کیا اس کے ساتھ نماز قصر پڑھے گا یا پوری

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب مقیم مسافر کے پیچھے فضیلت وجماعت کے حصول کے لئے نماز پڑھے اور مقیم اپنی فرض نماز پہلے ادا کرچکا ہو تو اس صورت میں اسے مسافر کے ساتھ دو رکعات ہی پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ یہ نماز مقیم کے حق میں نفل ہوگی لیکن اگر مقیم مسافر کی اقتداء میں ظہر وعصر اور عشاء کے فرض ادا کرے۔ تو اس صورت میں اسے چار رکعت پڑھنی ہوگی۔ لہذا امام دو رکعت کے بعد جب سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو دو رکعت مذید ادا کرکے اپنی نماز کی تکمیل کرنا ہوگی اگر مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کررہا ہو۔ تو علماء کے صحیح قول کے مطابق مسافر کو ظہر وعصر وعشاء کی نمازوں کی چار چار رکعتیں ہی پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''مسند میں'' اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا ہے کہ:

ان ابن عباس سئل عن المسافر یصلی خلف الامام اربعا ویصلی مع اصحابہ رکعتین فقال: ہکذا السنة (مسند احمد)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا بات ہے کہ مسافر مقیم امام کی ابتداء میں چار رکعت لیکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو رکعات ادا کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سنت اسی طرح ہے!''

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عموم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ:

انما جعل الامام لیوتم بہ فلا تختلفوا علیہ (صحیح بخاری)

''امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا اس سے اختلاف نہ کرو۔'' (اس حدیث کی صحت پر آئمہ کا اتفاق ہے)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص348

محدث فتویٰ